کتاب الامارۃ

Page No.
Date:

باب الناس تبع لقریش ...

خلافت خاص ہے قریشی کے ساتھ خلافت و امارت کے لیے قریشی ہونا اصل شرط ہے۔ اسی پر اجماع ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان الناس تبع لقریش فی الخیر والشر

اس میں خیر سے مراد زمانۂ اسلام اور شر سے مراد زمانۂ جاہلیت

اور خلافت آخری دنیا تک چلتی رہے گی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تیس سال خلافت رہے گی
اس سے مراد نبوۃ کی خلافت

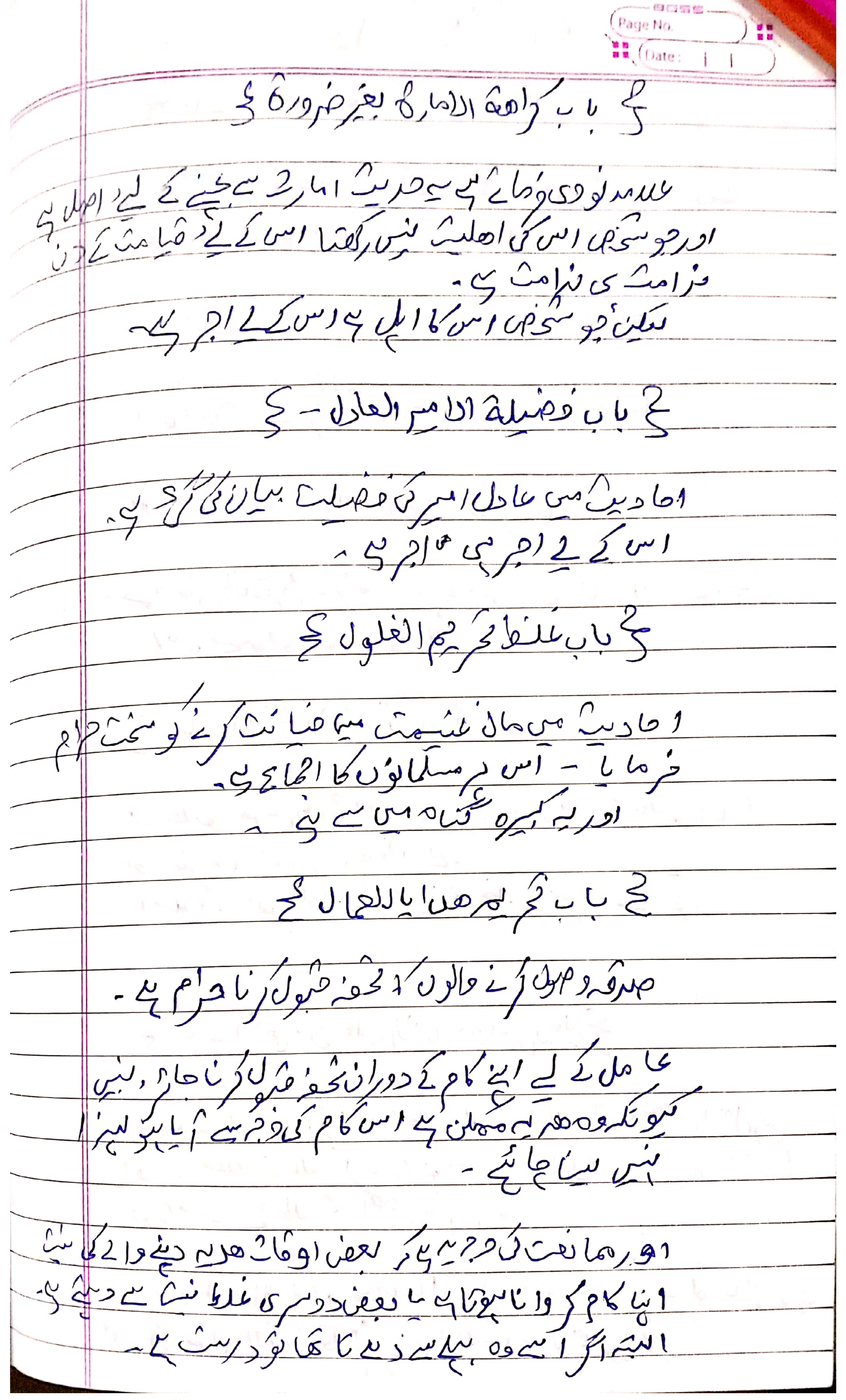
باب الاستخلاف و ترکہ

جب خلیفہ مرض الموت میں ہو تو اس کا دوسرے کو خلیفہ بنانا اور نہ بنانا دونوں جائز ہے۔
اسلیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خلیفہ نہیں بنائے تھے

باب النھی عن طلب الامارۃ والحرص علیہا

علماء نے لکھا ہے اگر کوئی شخص خلافت و امارت کا اہل ہے اور وہ خلافت طلب کرتا ہے تو اس کے معاملے میں مدد نہیں کی جائے گی اور اس کے لیے طلب کرنا صحیح نہیں ہے۔

اسی طرح اگر کوئی شخص مال کے لیے خلافت طلب کرے تو ناپسند ہے اور اگر عدل و انصاف قائم کرنے کے لیے طلب کرے تو ممنوع نہیں



باب کراھۃ الامارۃ بغیر ضرورۃ

علامہ نووی فرماتے ہیں یہ حدیث امارت سے بچنے کے لیے اصل ہے
اور جو شخص اس کی اہلیت نہیں رکھتا اس کے لیے قیامت کے دن
ندامت ہی ندامت ہے۔
لیکن جو شخص اس کا اہل ہے اس کے لیے اجر ہے

باب فضیلۃ الامیر العادل

احادیث میں عادل امیر کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔
اس کے لیے اجر ہی اجر ہے۔

باب غلظ تحریم الغلول

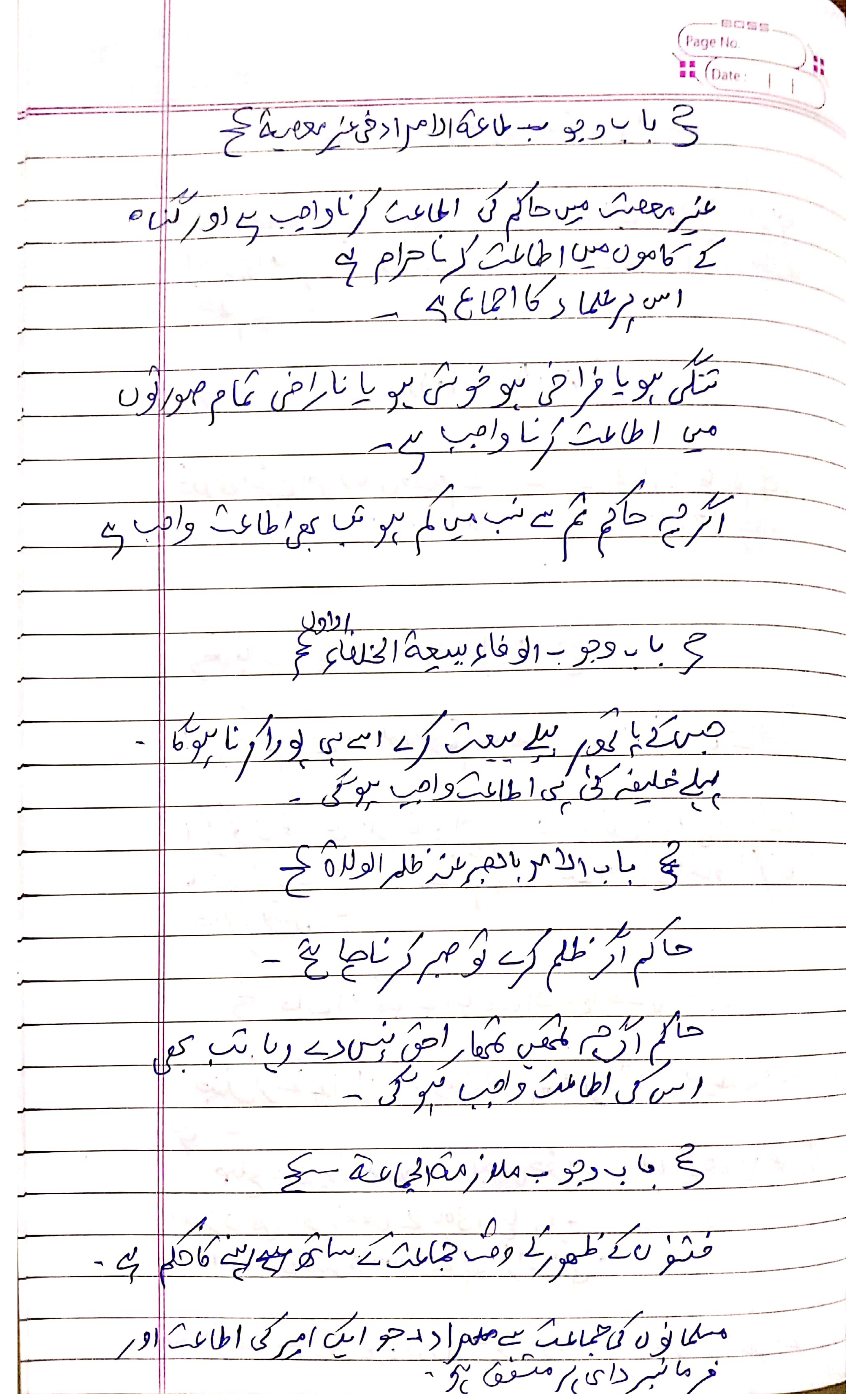
احادیث میں مال غنیمت میں خیانت کرنے کو سخت حرام
فرمایا۔ اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔
اور یہ کبیرہ گناہ میں سے ہے۔

باب تحریم ھدایا العمال

صدقہ وصول کرنے والوں کا تحفہ قبول کرنا حرام ہے۔

عامل کے لیے اپنے کام کے دوران تحفہ قبول کرنا جائز نہیں
کیونکہ وہ ھدیہ ممکن ہے اس کام کی وجہ سے آیا ہو لہذا
نہیں لینا چاہیے۔

اور ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات ھدیہ دینے والے کی نیت
اپنا کام کروانا ہوتا ہے یا بعض دوسری غلط نیت سے دیتے ہیں۔
البتہ اگر ایسے وہ پہلے سے دیتا تھا تو درست ہے۔



﴿ باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة ﴾

غیر معصیت میں حاکم کی اطاعت کرنا واجب ہے اور گناہ کے کاموں میں اطاعت کرنا حرام ہے

اس پر علماء کا اجماع ہے

تنگی ہو یا فراخی ہو خوشی ہو یا ناراضی تمام صورتوں میں اطاعت کرنا واجب ہے۔

اگرچہ حاکم تم سے نسب میں کم ہو تب بھی اطاعت واجب ہے

﴿ باب وجوب الوفاء ببیعة الخلفاء الاول ﴾

جس کے ہاتھ پر پہلے بیعت کرے اسے ہی پورا کرنا ہوگا۔ پہلے خلیفہ کی ہی اطاعت واجب ہوگی۔

﴿ باب الامر بالصبر عند ظلم الولاة ﴾

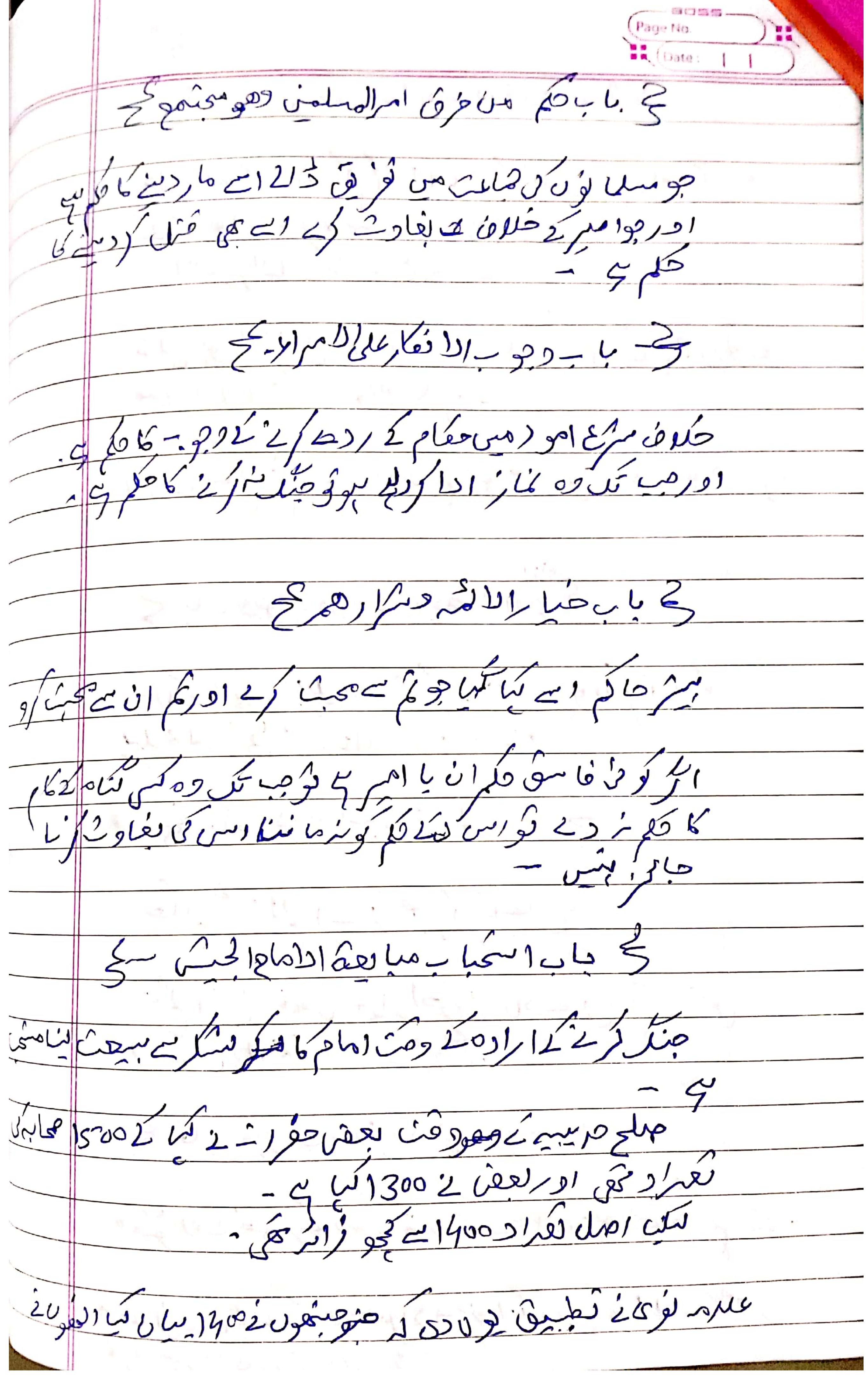
حاکم اگر ظلم کرے تو صبر کرنا چاہیے۔

حاکم اگرچہ تمھیں تمھارا حق نہیں دے رہا تب بھی اس کی اطاعت واجب ہوگی۔

﴿ باب وجوب ملازمة الجماعة ﴾

فتنوں کے ظہور کے وقت جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم ہے۔

مسلمانوں کی جماعت سے مراد وہ جو ایک امیر کی اطاعت اور فرمانبرداری پر متفق ہو۔



☆ باب حکم من فرق امر المسلمین وھو مجتمع ☆

جو مسلمانوں کی جماعت میں تفریق ڈالے اسے مار دینے کا حکم ہے اور جو امیر کے خلاف بغاوت کرے اسے بھی قتل کر دینے کا حکم ہے۔

☆ باب وجوب الانکار علی الامراء ☆

خلاف شرع امور میں حکام کے رد کرنے کے وجوب کا حکم ہے۔ اور جب تک وہ نماز ادا کرتے ہوں جنگ نہ کرنے کا حکم ہے۔

☆ باب خیار الائمہ وشرارھم ☆

بہتر حاکم اسے کہا گیا جو تم سے محبت کرے اور تم ان سے محبت کرو

اگر کوئی فاسق حکمران یا امیر ہے تو جب تک وہ کسی گناہ کے کام کا حکم نہ دے تو اس کے حکم کو نہ ماننا اس کی بغاوت کرنا جائز نہیں۔

☆ باب استحباب مبایعۃ الامام الجیش ☆

جنگ کرنے کے ارادہ کے وقت امام کا لشکر سے بیعت لینا مستحب ہے۔

صلح حدیبیہ کے موقع بعض حضرات نے کہا کہ 1500 صحابہ کی تعداد تھی اور بعض نے 1300 کہا ہے۔ لیکن اصل تعداد 1400 سے کچھ زائد تھی۔

علامہ نووی نے تطبیق یوں دی کہ جنہوں نے 1400 بیان کیا انھوں نے

Page No.
Date:

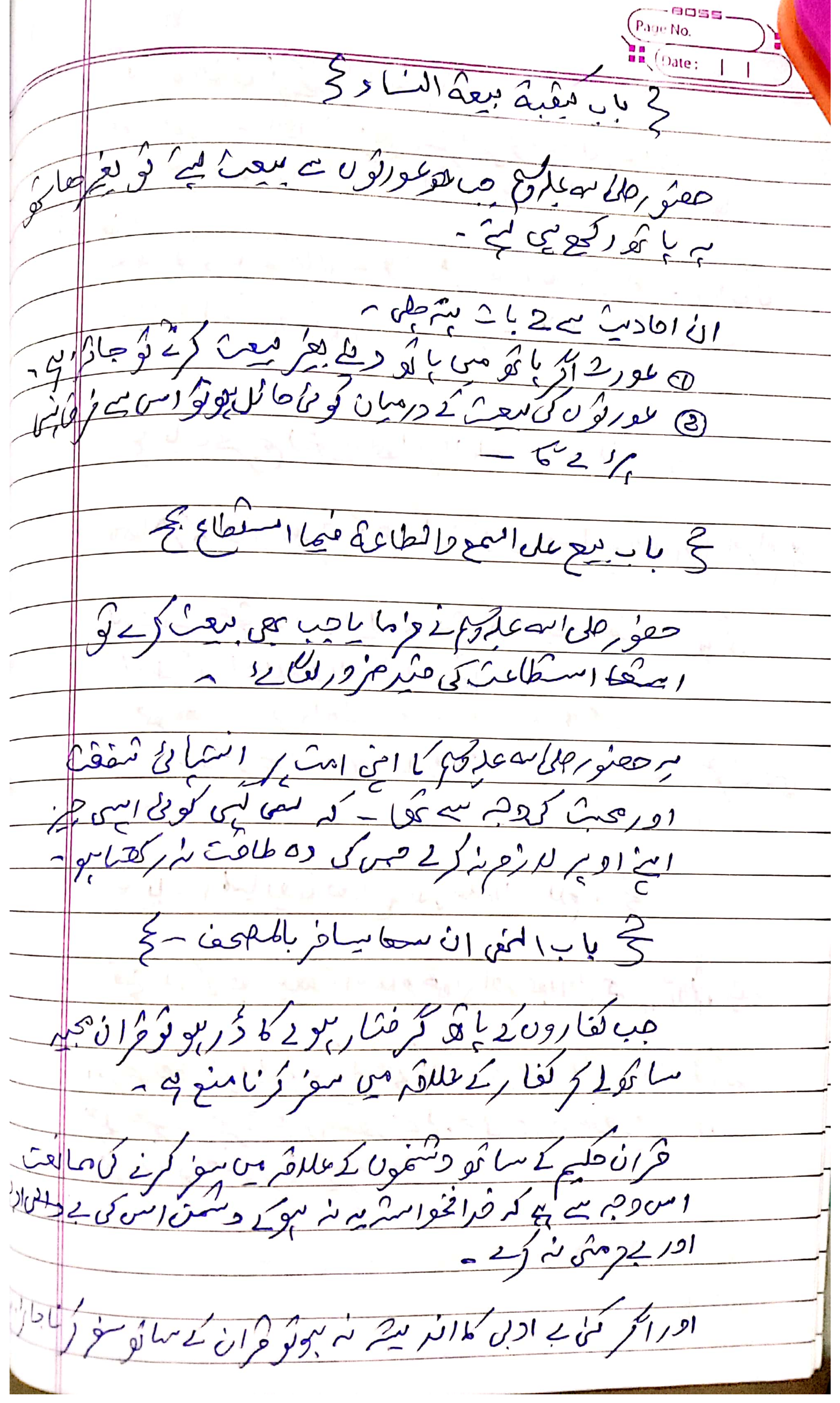
عمر کو حذف کر کے بیان نہیں کیا۔
اور جنہوں نے 1500 کہا انہوں نے عمر کو شامل کر کے بیان کیا
اور جنہوں نے 1300 بیان کئے ان کو اصل تعداد کا علم نہیں تھا
تطبیق۔
بعض لوگوں نے کہا کہ موت پر بھی بیعت کی تھی۔ تو ان کی مراد فرار نہ ہونے پر بیعت کا ہے۔ نہ کہ صرف شہادت۔

باب تحریم رجوع المهاجر الی استیطان وطنه

مہاجر کا وطن ہجرت کو چھوڑنے کے بعد دوبارہ وطن بنانا حرام ہے
یہ حرمت فتح مکہ سے پہلے تھی فتح مکہ کے بعد یہ منسوخ ہو گئی
اسلئے کہ اسلام غالب آ گیا تھا۔
پھر ہجرت کی فرضیت بھی ساقط ہو گئی۔
اسلئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں

باب المبايعة بعد فتح مكة على الاسلام

فتح مکہ کے بعد بیعت اسلام جہاد اور بھلائی کی پر ہوئی ہے۔
اور جو حضور نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں وہ اسلئے کہ پہلے ہجرت جس مقصد سے کی جاتی تھی وہ مقصد ہی نہیں تھا تو حضور نے منع فرما دیا۔



﴿باب کیفیۃ بیعۃ النساء﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب عورتوں سے بیعت لیتے تو بغیر ہاتھ کو ہاتھ پہ رکھے ہی لیتے۔

ان احادیث سے 2 بات پتہ چلی۔

① عورت اگر ہاتھ میں ہاتھ دیئے بغیر بیعت کرے تو جائز ہے۔

② عورتوں کی بیعت کے درمیان کوئی حائل ہو تو اس سے فرق نہیں پڑے گا۔

﴿باب بیع علی السمع والطاعۃ فیما استطاع﴾

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی بیعت کرے تو اپنی استطاعت کی قید ضرور لگائے۔

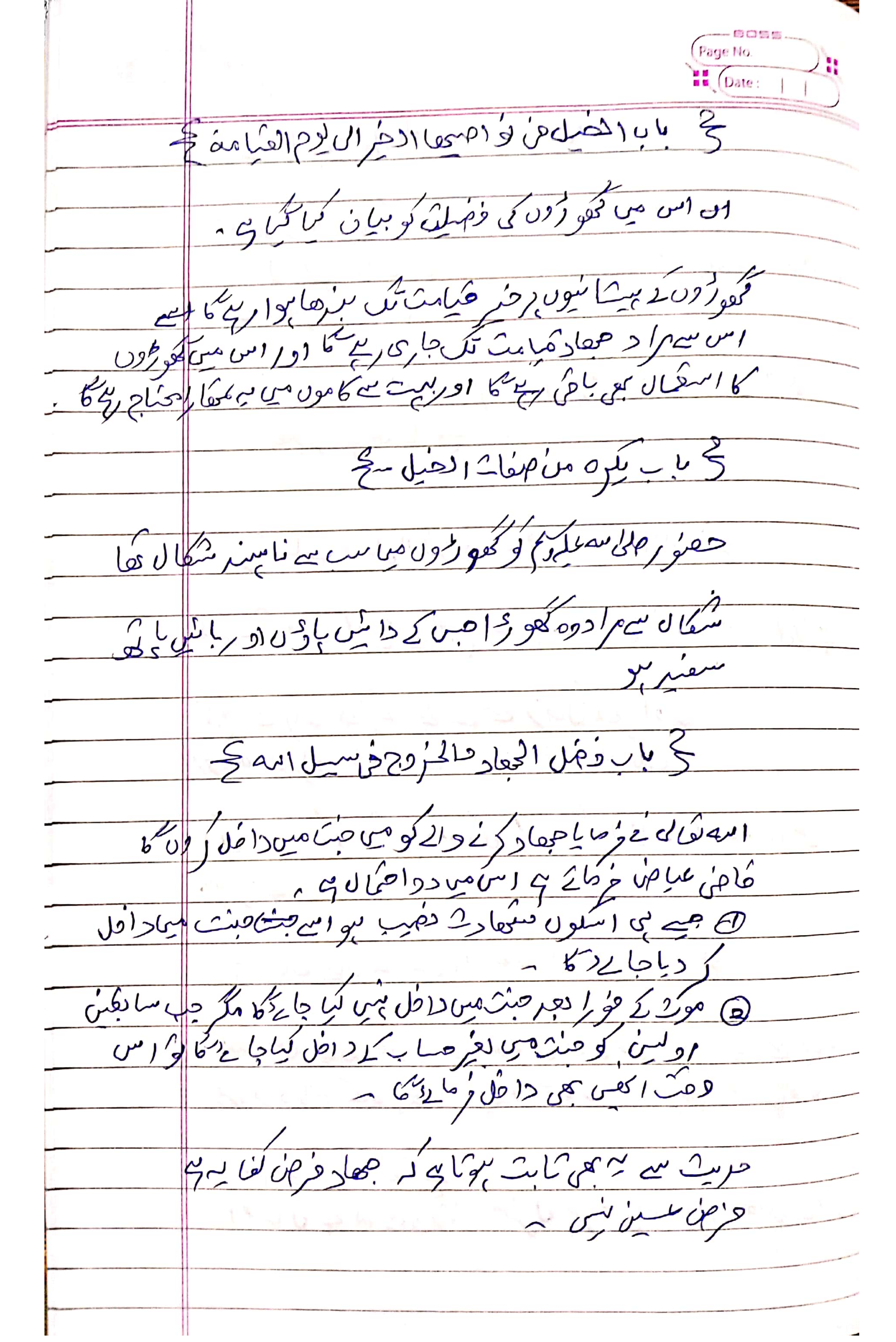
یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر انتہائی شفقت اور محبت کی وجہ سے تھا۔ کہ کبھی کوئی ایسی چیز اپنے اوپر لازم نہ کرے جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔

﴿باب النھی ان یسافر بالمصحف﴾

جب کفاروں کے ہاتھ گرفتار ہونے کا ڈر ہو تو قرآن مجید ساتھ لے کر کفار کے علاقہ میں سفر کرنا منع ہے۔

قرآن حکیم کے ساتھ دشمنوں کے علاقہ میں سفر کرنے کی ممانعت اس وجہ سے ہے کہ خدانخواستہ یہ نہ ہو کے دشمن اس کی بے ادبی اور بے حرمتی نہ کرے۔

اور اگر کسی بے ادبی کا اندیشہ نہ ہو تو قرآن کے ساتھ سفر کرنا جائز



Page No.
Date:

باب الخیل من نواصیھا الخیر الی یوم القیامۃ

اس باب میں گھوڑوں کی فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔

گھوڑوں کے پیشانیوں پر خیر قیامت تک بندھا ہوا رہے گا اس سے مراد جہاد قیامت تک جاری رہے گا اور اس میں گھوڑوں کا استعمال بھی باقی رہے گا اور بہت سے کاموں میں یہ بکار آمد رہے گا۔

باب یکرہ من صفات الخیل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گھوڑوں میں سے ناپسند شکال تھا

شکال سے مراد وہ گھوڑا جس کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ سفید ہو

باب فضل الجھاد والخروج فی سبیل اللہ

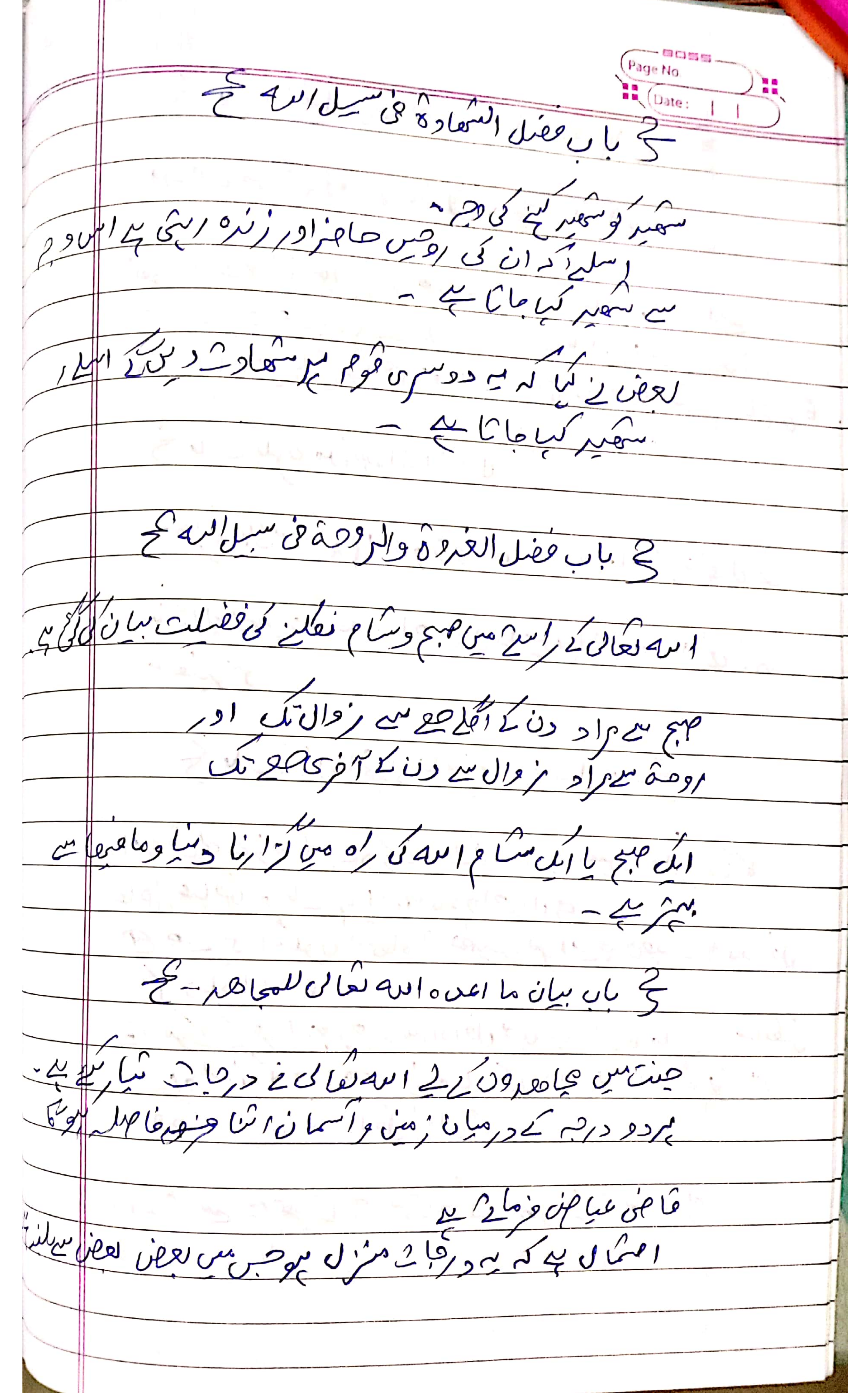
اللہ تعالی نے فرمایا جہاد کرنے والے کو میں جنت میں داخل کروں گا
قاضی عیاض فرماتے ہے اس میں دو احتمال ہیں۔

1) جیسے ہی اسکو شہادت نصیب ہو اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

2) موت کے فورا بعد جنت میں داخل نہیں کیا جائے گا مگر جب سابقین اولین کو جنت میں بغیر حساب کے داخل کیا جائے گا تو اس وقت اسکو بھی داخل فرمائے گا۔

حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں۔

Scanned with CamScanner



Page No.
Date:

﴿ باب فضل الشهادة فی سبیل اللہ ﴾

شہید کو شہید کہنے کی وجہ
اس لیے کہ ان کی روحیں حاضر اور زندہ رہتی ہے اس وجہ سے شہید کہا جاتا ہے۔

بعض نے کہا کہ یہ دوسری قوم پر شہادت دیں گے اس لیے شہید کہا جاتا ہے۔

﴿ باب فضل الغدوة والروحة فی سبیل اللہ ﴾

اللہ تعالیٰ کے راستے میں صبح و شام نکلنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

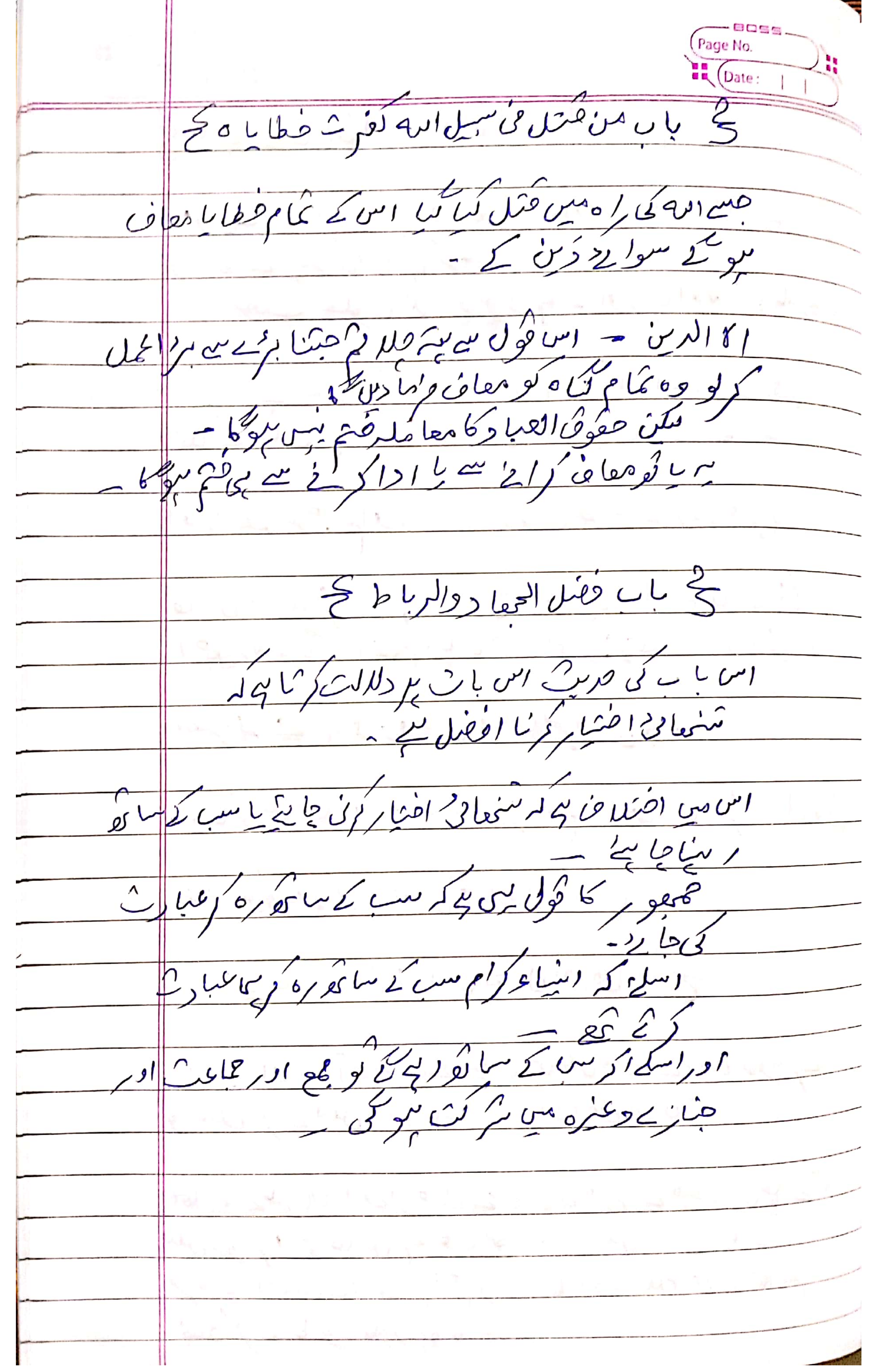
صبح سے مراد دن کے اگلے حصے سے زوال تک اور روحة سے مراد زوال سے دن کے آخری حصے تک

ایک صبح یا ایک شام اللہ کی راہ میں گزارنا دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔

﴿ باب بیان ما اعده اللہ تعالیٰ للمجاهد ﴾

جنت میں مجاہدوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے درجات تیار کیے ہے۔
ہر دو درجہ کے درمیان زمین و آسمان اتنا فاصلہ ہوگا

قاضی عیاض فرماتے ہے
احتمال ہے کہ یہ درجات منزل ہو جس میں بعض بعض سے بلند



باب من قتل فی سبیل اللہ کفرت خطایاہ

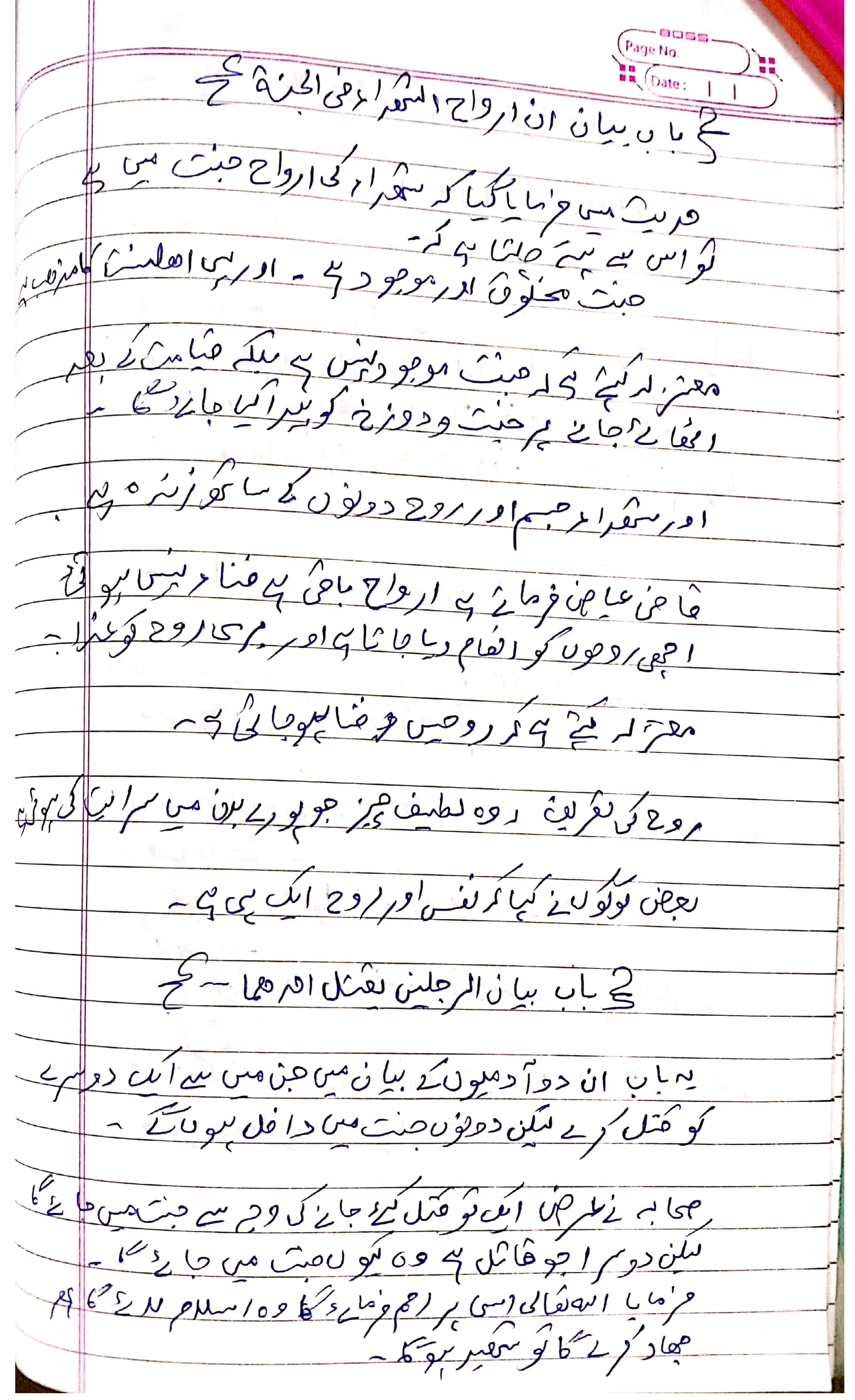
جسے اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا اس کے تمام خطایا معاف ہو گئے سوائے دین کے۔

الا الدین ۔ اس قول سے پتہ چلا کہ تم جتنا بڑے سے بڑا عمل کر لو وہ تمام گناہ کو معاف فرما دیں گے
لیکن حقوق العباد کا معاملہ ختم نہیں ہوگا۔
یہ یا تو معاف کرانے سے یا ادا کرنے سے ہی ختم ہوگا۔

باب فضل الجہاد والرباط

اس باب کی حدیث اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تنہائی اختیار کرنا افضل ہے۔

اس میں اختلاف ہے کہ تنہائی اختیار کرنی چاہئے یا سب کے ساتھ رہنا چاہئے۔
جمہور کا قول یہی ہے کہ سب کے ساتھ رہ کر عبادت کی جائے۔
اسلئے کہ انبیاء کرام سب کے ساتھ رہ کر عبادت کرتے تھے
اور اسلئے اگر سب کے ساتھ رہے گے تو جمعہ اور جماعت اور جنازے وغیرہ میں شرکت ہو گی۔



باب بیان ان ارواح الشہداء فی الجنۃ

حدیث میں فرمایا گیا کہ شہداء کی ارواح جنت میں ہے
تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ
جنت مخلوق اور موجود ہے۔ اور یہی اہلسنت کا مذہب ہے

معتزلہ کہتے ہیں کہ جنت موجود نہیں ہے بلکہ قیامت کے بعد
اٹھائے جانے پر جنت و دوزخ کو پیدا کیا جائے گا۔

اور شہداء جسم اور روح دونوں کے ساتھ زندہ ہے۔

قاضی عیاض فرماتے ہے ارواح باقی ہے فناء نہیں ہوتی
اچھی روحوں کو انعام دیا جاتا ہے اور بری روح کو عذاب۔

معتزلہ کہتے ہے کہ روحیں فنا ہو جاتی ہے۔

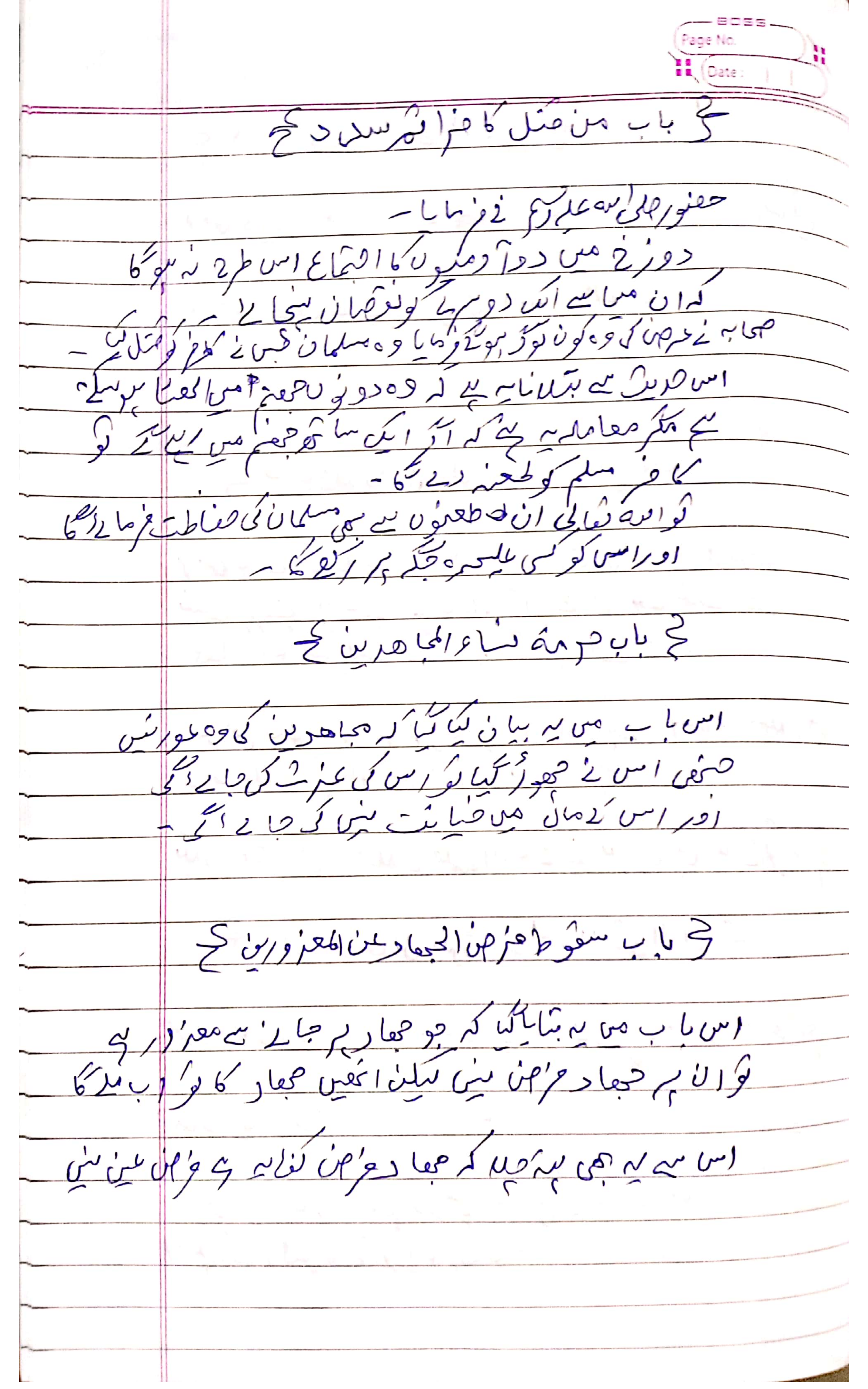
روح کی تعریف: وہ لطیف چیز جو پورے بدن میں سرایت کی ہوئی ہے

بعض لوگوں نے کہا کہ نفس اور روح ایک ہی ہے۔

باب بیان الرجلین یقتل احدھما

یہ باب ان دو آدمیوں کے بیان میں جن میں سے ایک دوسرے
کو قتل کرے لیکن دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔

صحابہ نے عرض کیا ایک تو قتل کیے جانے کی وجہ سے جنت میں جائے گا
لیکن دوسرا جو قاتل ہے وہ کیوں جنت میں جائے گا۔
فرمایا اللہ تعالیٰ اسی پر رحم فرمائے گا وہ اسلام لائے گا
جہاد کرے گا تو شہید ہو گا۔



باب من قتل کافرا ثم سدد

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
دوزخ میں دو آدمیوں کا اجتماع اس طرح نہ ہوگا
کہ ان میں سے ایک دوسرے کو نقصان پہنچائے
صحابہ نے عرض کی وہ کون لوگ ہوں گے فرمایا وہ مسلمان جس نے کافر کو قتل کیا۔
اس حدیث سے بتلانا یہ ہے کہ وہ دونوں جہنم میں اکٹھا ہو سکے
ہے مگر معاملہ یہ ہے کہ اگر ایک ساتھ جہنم میں رہیں گے تو
کافر مسلم کو طعنہ دے گا۔
تو اللہ تعالی ان طعنوں سے بھی مسلمان کی حفاظت فرمائے گا
اور اس کو کسی بالکل جگہ پر رکھے گا۔

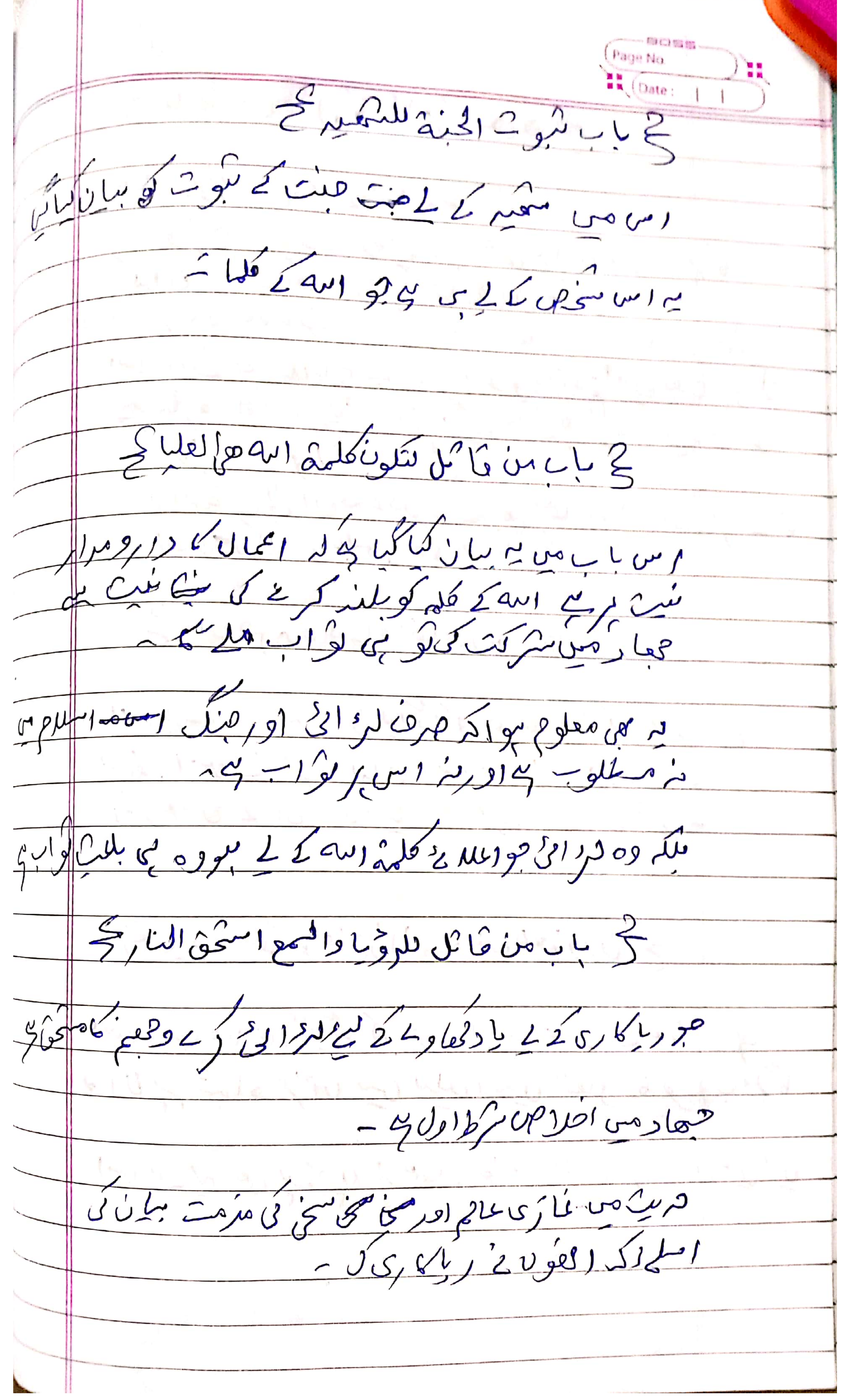
باب حرمۃ نساء المجاہدین

اس باب میں یہ بیان کیا گیا کہ مجاہدین کی وہ عورتیں
جنھیں اس نے چھوڑ گیا تو اس کی عزت کی جائے گی
اور اس کے مال میں خیانت نہیں کی جائے گی۔

باب سقوط فرض الجہاد عن المعذورین

اس باب میں یہ بتایا گیا کہ جو جہاد پر جانے سے معذور رہے
تو ان پر جہاد فرض نہیں لیکن انھیں جہاد کا ثواب ملے گا

اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں



باب ثبوت الجنة للشهيد

اس میں شہید کے لیے جنت کے ثبوت کو بیان کیا گیا

یہ اس شخص کے لیے ہی ہے جو اللہ کے کلمات

باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا

اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کی نیت سے جہاد میں شرکت کی تو ہی ثواب ملے گا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف لڑائی اور جنگ اسلام میں نہ مطلوب ہے اور نہ اس پر ثواب ہے۔

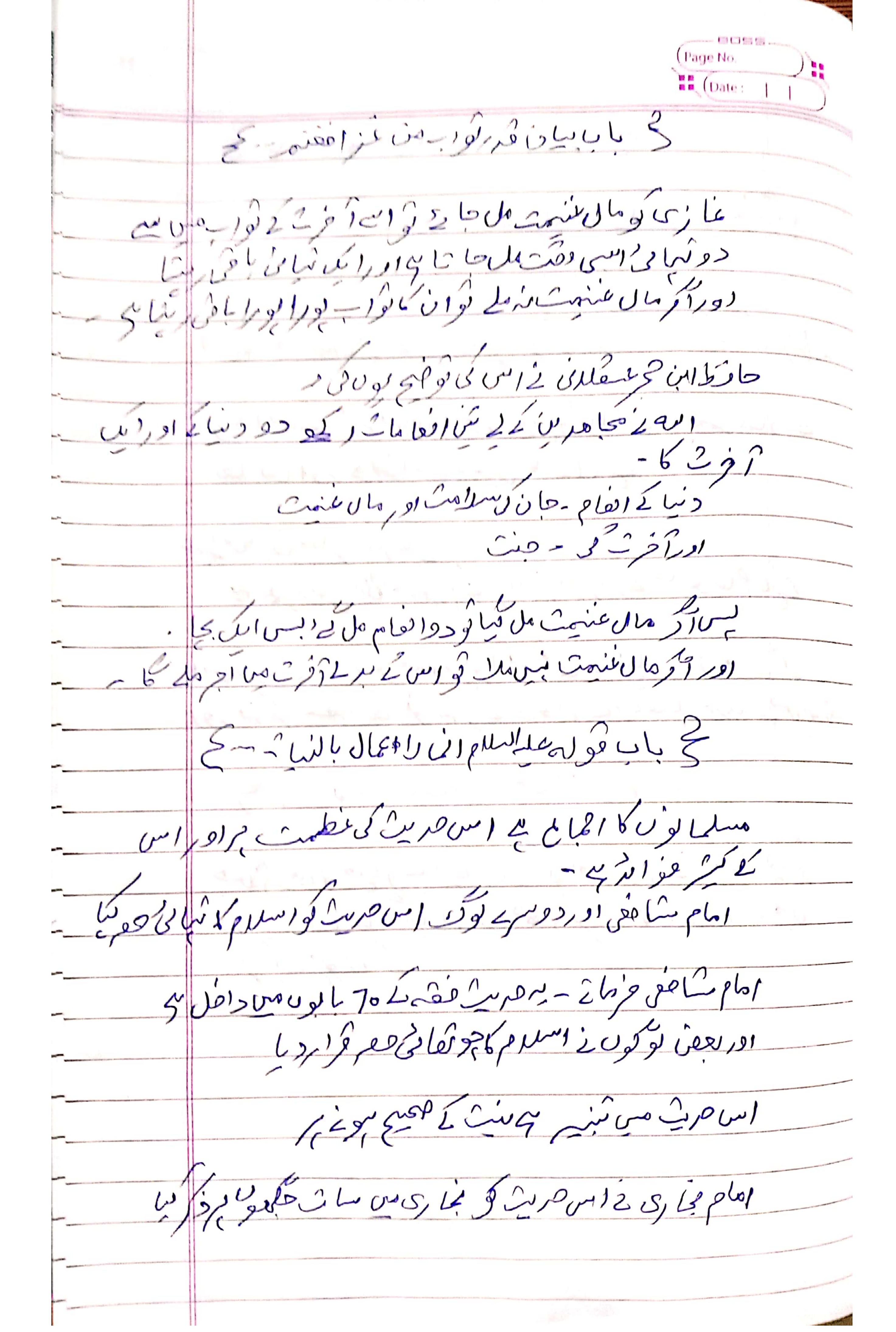
بلکہ وہ لڑائی جو اللہ نے کلمۃ اللہ کے لیے ہو وہ ہی باعث ثواب ہے

باب من قاتل للرياء والسمعة استحق النار

جو ریاکاری کے لیے یا دکھاوے کے لیے لڑائی کرے وہ جہنم کا مستحق ہے

جہاد میں اخلاص شرط اول ہے۔

حدیث میں غازی عالم اور سخی کی مذمت بیان کی اس لیے کہ انہوں نے ریاکاری کی۔



باب بیان قدر ثواب من غزا فغنم

غازی کو مال غنیمت مل جائے تو اسے آخرت کے ثواب میں سے دو تہائی اسی وقت مل جاتا ہے اور ایک تہائی باقی رہتا ہے اور اگر مال غنیمت نہ ملے تو ان کا ثواب پورا پورا باقی رہتا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس کی توضیح یوں کی کہ اللہ نے مجاہدین کے لیے تین انعامات رکھے دو دنیا کے اور ایک آخرت کا۔

دنیا کے انعام۔ جان کی سلامتی اور مال غنیمت
اور آخرت کا۔ جنت

پس اگر مال غنیمت مل گیا تو دو انعام مل گئے بس ایک بچا۔ اور اگر مال غنیمت نہیں ملا تو اس کے بدلے آخرت میں اجر ملے گا۔

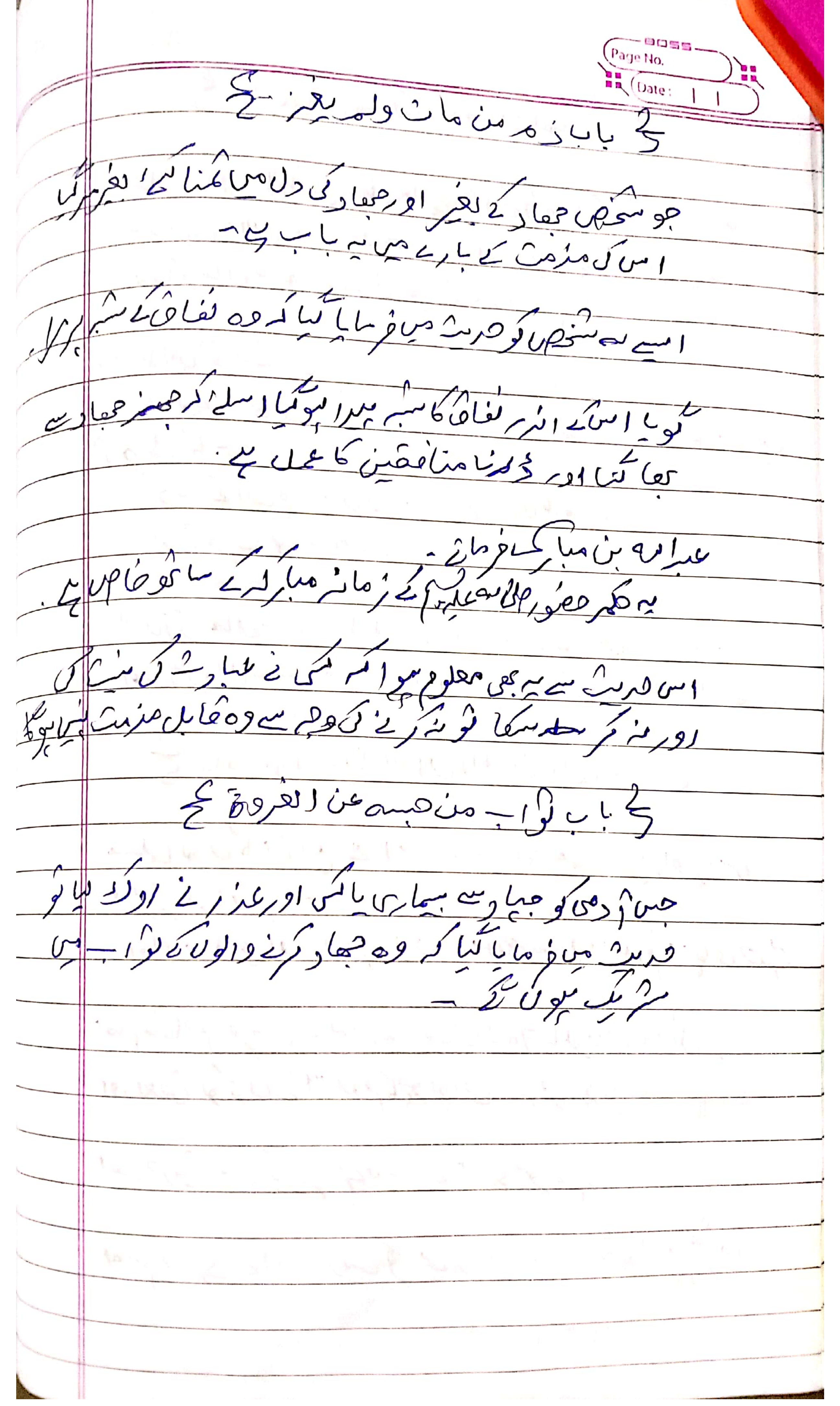
باب قولہ علیہ السلام انما الاعمال بالنیات

مسلمانوں کا اجماع ہے اس حدیث کی عظمت پر اور اس کے کثیر فوائد ہیں۔
امام شافعی اور دوسرے لوگ اس حدیث کو اسلام کا تہائی حصہ کہا

امام شافعی فرماتے۔ یہ حدیث فقہ کے 70 بابوں میں داخل ہے
اور بعض لوگوں نے اسلام کا چوتھائی حصہ قرار دیا

اس حدیث میں تنبیہ ہے نیت کے صحیح ہونے پر

امام بخاری نے اس حدیث کو بخاری میں سات جگہوں پر ذکر کیا



Page No.
Date: / /

باب ذم من مات ولم یغز

جو شخص جہاد کے بغیر اور جہاد کی دل میں تمنا کیے بغیر مر گیا اس کی مذمت کے بارے میں یہ باب ہے۔

ایسے شخص کو حدیث میں فرمایا گیا کہ وہ نفاق کے شعبہ پر مرا۔

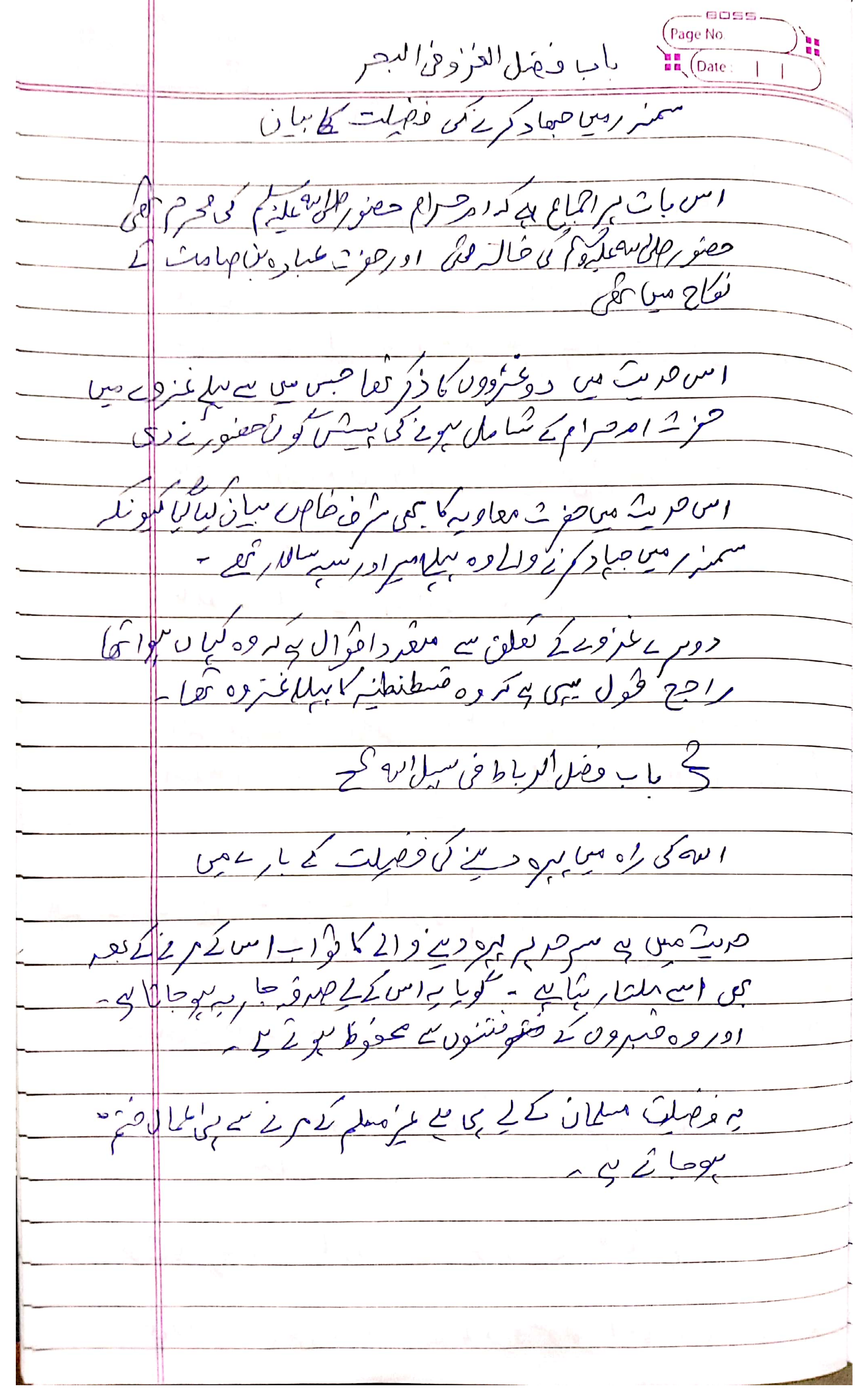
گویا اس کے اندر نفاق کا شعبہ پیدا ہو گیا اسلئے کہ جہاد سے بھاگنا اور ڈرنا منافقین کا عمل ہے

عبداللہ بن مبارک فرماتے۔
یہ حکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کے ساتھ خاص ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی نے عبادت کی نیت کی اور نہ کر سکا تو نہ کرنے کی وجہ سے وہ قابل مذمت نہیں ہوگا

باب ثواب من حبسہ عن الغزوۃ

جس آدمی کو جہاد سے بیماری یا کسی اور عذر نے روک لیا تو حدیث میں فرمایا گیا کہ وہ جہاد کرنے والوں کے ثواب میں شریک ہوں گے۔



باب فضل الغزو فی البحر

سمندر میں جہاد کرنے کی فضیلت کا بیان

اس بات پر اجماع ہے کہ ام حرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محرم تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ تھی اور حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھی

اس حدیث میں دو غزووں کا ذکر تھا جس میں سے پہلے غزوے میں حضرت ام حرام کے شامل ہونے کی پیشین گوئی حضور نے دی

اس حدیث میں حضرت معاویہ کا بھی شرف خاص بیان کیا گیا کیونکہ سمندر میں جہاد کرنے والے وہ پہلا امیر اور سپہ سالار تھے۔

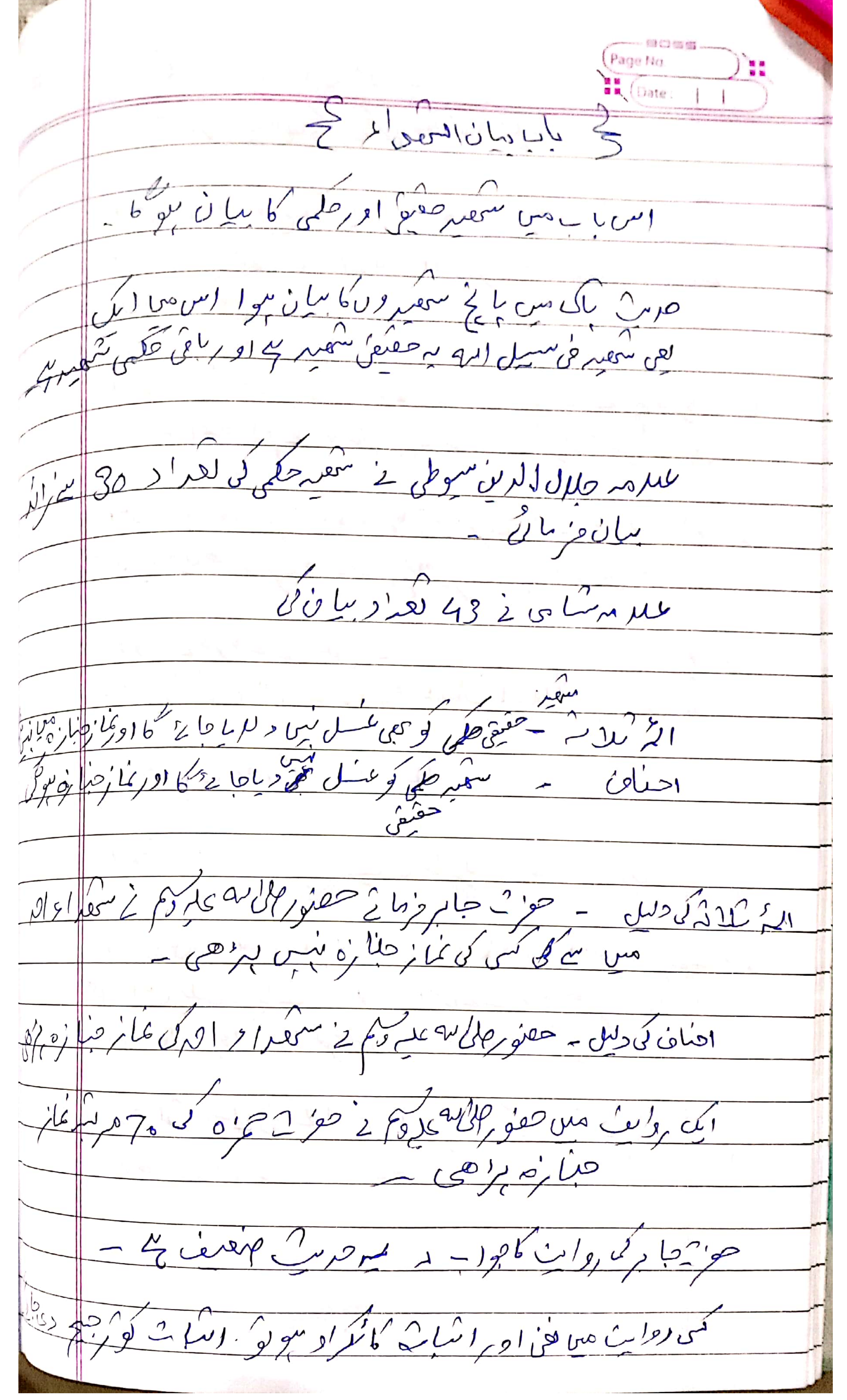
دوسرے غزوے کے تعلق سے متعدد اقوال ہیں کہ وہ کہاں ہوا تھا راجح قول یہی ہے کہ وہ قسطنطنیہ کا پہلا غزوہ تھا۔

باب فضل الرباط فی سبیل اللہ

اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت کے بارے میں

حدیث میں ہے سرحد پر پہرہ دینے والے کا ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اسے ملتا رہتا ہے۔ گویا یہ اس کے لیے صدقہ جاریہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ قبروں کے فتنوں سے محفوظ ہوتے ہے۔

یہ فضیلت مسلمان کے لیے ہی ہے غیر مسلم کے مرنے سے ہی اعمال ختم ہو جاتے ہیں۔



باب بیان الشہداء

اس باب میں شہید حقیقی اور حکمی کا بیان ہوگا۔

حدیث پاک میں پانچ شہیدوں کا بیان ہوا اس میں ایک یعنی شہید فی سبیل اللہ یہ حقیقی شہید ہے اور باقی حکمی شہید ہیں

علامہ جلال الدین سیوطی نے شہید حکمی کی تعداد 30 سے زائد بیان فرمائی۔

علامہ شامی نے 43 تعداد بیان کی

ائمہ ثلاثہ - حقیقی حکمی شہید کو بھی غسل نہیں دلایا جائے گا اور نماز جنازہ بھی نہیں

احناف - شہید حکمی حقیقی کو غسل نہیں دیا جائے گا اور نماز جنازہ ہوگی

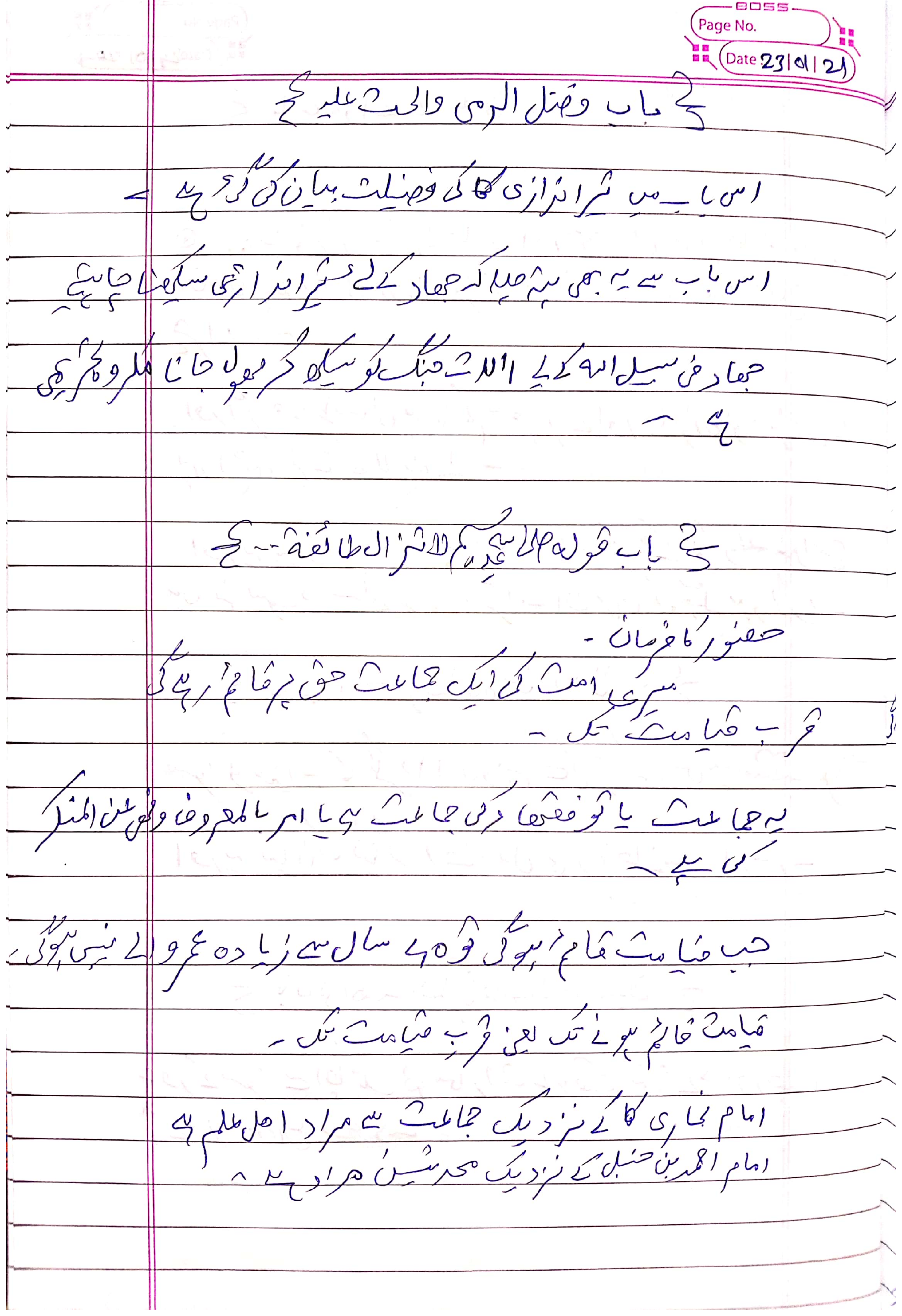
ائمہ ثلاثہ کی دلیل - حضرت جابر فرماتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد میں سے کسی کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

احناف کی دلیل - حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کی نماز جنازہ پڑھی

ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی 70 مرتبہ نماز جنازہ پڑھی۔

حضرت جابر کی روایت کا جواب - یہ حدیث ضعیف ہے۔

کسی روایت میں نفی اور اثبات کا تکرار ہو تو اثبات کو ترجیح دی جا



باب وفضل الرمی والحث علیہ

اس باب میں تیر اندازی کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

اس باب سے یہ بھی پتہ چلا کہ جہاد کے لئے تیر اندازی سیکھنا چاہیے

جہاد فی سبیل اللہ کے لیے آلات جنگ کو سیکھ کر بھول جانا مکروہ تحریمی ہے۔

باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ۔۔

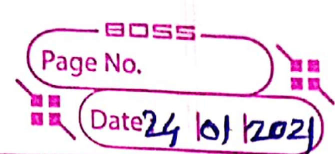
حضور کا فرمان۔
میری امت کی ایک جماعت حق پر قائم رہے گی
قرب قیامت تک۔

یہ جماعت یا تو فقہا کی جماعت ہے یا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ہے۔

جب قیامت قائم ہو گی تو سو سال سے زیادہ عمر والے نہیں ہوں گے۔

قیامت قائم ہونے تک یعنی قرب قیامت تک۔

امام بخاری کے نزدیک جماعت سے مراد اہل علم ہے
امام احمد بن حنبل کے نزدیک محدثین مراد ہے۔



﴿ باب مراعاة مصلحة الدواب فی السیر ﴾

① جب جانور کو سفر پر لے جائے اور خوشحالی ہو تو جانوروں کو دن میں چلائے اور ~~رات~~ سفر کے درمیان بھی جانور کو گھاس چرنے چرائے۔

اور اگر قحط سالی ہو تو کم سفر کرے اور جانوروں کو سفر سے پہلے ہی اچھی طرح کھلا پلا لے۔

اور یہ بیان کیا گیا کہ جلو جب رات کو رکے تو ~~راستہ~~ راستے میں نہ سوئے اسلئے کہ وہ حشرات الارض کی جگہ ہوتی ہے۔

﴿ باب السفر قطعۃ من العذاب ﴾

سفر کو عذاب کا ٹکڑا اس وجہ سے کہا گیا کہ اس میں مشقت زیادہ ہوتی ہے۔

اور یہ بیان کیا گیا کہ اپنے اھل کی طرف جانے میں جلدی کرے۔

﴿ باب کراھیۃ الطروق وھو الدخول لیلا ﴾

دور کے سفر سے اچانک گھر میں رات کے وقت نہ آئے اور جب آئے تو اطلاع دے دے۔

کتاب الصید

Page No.
Date: 02/02/21

باب الصید بالکلاب المعلمہ

شکار وحشی جانور کو کہتے ہیں اور وہ بغیر حیلے کے پکڑا نہ جاتا ہو

~~بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا ہو~~

شکاری کتے سے شکار کرنا جائز ہے۔
چند شرائط کے ساتھ۔

① وہ کتا یا باز سدھایا ہوا ہو۔ اس کی علامت یہ ہے کہ وہ شکار اپنے لیے نہ کرے بلکہ مالک کے لیے کرے

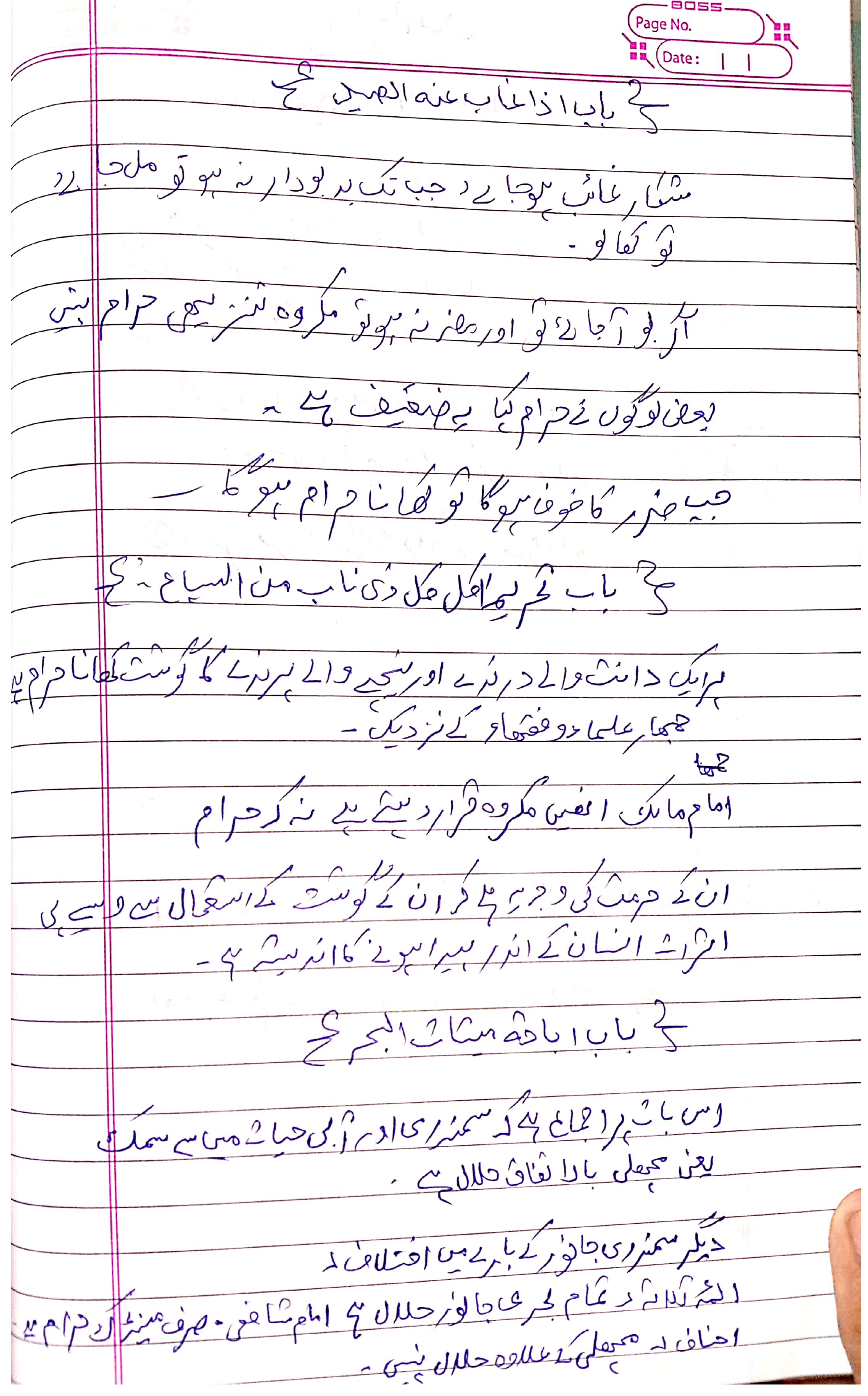
② دوسری شرط بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا ہو

③ اس کتے کے ساتھ دوسرا غیر معلم کتا شریک نہ ہو

○ احرام کی حالت میں شکار کرنا جائز نہیں

امام شافعی کے نزدیک شکار کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑنا سنت ہے۔

امام اعظم کے نزدیک بسم اللہ پڑھنا واجب ہے۔



﴿ باب اذا غاب عنه الصيد ﴾

شکار غائب ہو جائے جب تک بدبودار نہ ہو تو مل جائے تو کھالو۔

اگر بو آجائے تو اور مضر نہ ہو تو مکروہ تنزیہی حرام نہیں

بعض لوگوں نے حرام کہا یہ ضعیف ہے۔

جب ضرر کا خوف ہوگا تو کھانا حرام ہوگا۔

﴿ باب تحریم اکل کل ذی ناب من السباع ﴾

ہر ایک دانت والے درندے اور پنجے والے پرندے کا گوشت کھانا حرام ہے
جمہور علماء و فقہاء کے نزدیک۔

امام مالک انہیں مکروہ قرار دیتے ہیں نہ کہ حرام

ان کی حرمت کی وجہ یہ ہے کہ ان کے گوشت کے استعمال سے ایسے ہی
اثرات انسان کے اندر پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

﴿ باب اباحة میتات البحر ﴾

اس بات پر اجماع ہے کہ سمندری اور آبی حیات میں سے سمک
یعنی مچھلی بالاتفاق حلال ہے۔

دیگر سمندری جانور کے بارے میں اختلاف کہ
ائمہ ثلاثہ کہ تمام بحری جانور حلال ہے امام شافعی۔ صرف مینڈک حرام ہے
احناف کہ مچھلی کے علاوہ حلال نہیں۔

سمک طافی میں اختلاف ہے

ائمہ ثلاثہ — سمک طافی حلال ہے۔
امام اعظم — سمک طافی حرام ہے۔

باب تحریم اکل لحوم الحمر الانسیہ

شہروں میں پائے جانے والے یالتو گدھے باتفاق حرام ہے۔

جنگلی گدھا باتفاق حلال ہے۔

ابتداء اسلام میں شہری گدھا بھی حلال تھا لیکن خیبر کے دن اس کو بھی حرام قرار دیا۔

باب فی اکل لحوم الخیل

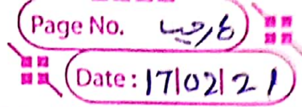
شوافع وحنابلہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت حلال ہے۔

فقہاء کی ایک جماعت کے نزدیک مکروہ ہے امام
امام اعظم کی بھی یہی رائے ہے مکروہ ہے اس کا کھانے والا گنہگار ہے

اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ اگر گھوڑے کھانے لگ جائے گے تو جہاد میں گھوڑوں کی کمی ہو جائے گی۔

باب اباحۃ الضب

ائمہ ثلاثہ — گوہ کھانا مباح ہے۔
امام اعظم — گوہ مکروہ ہے۔ مکروہ تنزیہی



باب اباحۃ الجراد

لڈی کا مباح

لڈی کھانا حلال ہے اس پر اجماع ہے۔

لڈی اگر خود ہی مر جائے، تو اب حلال ہوگا یا نہیں اختلاف

ائمہ ثلاثہ۔ جمہور فقہاء۔ کھانا حلال ہوگا خود سے بھی مر جائے تو

امام مالک۔ کھانا حلال نہیں ہے اگر خود سے مر جائے۔

دلیل امام مالک۔ حرمت علیکم المیتۃ

دلیل جمہور۔ حدیث دو مردار حلال ہے مچھلی اور لڈی

دلیل کا جواب۔ یہ مردار سے لڈی اور مچھلی خاص ہے۔
قرآن میں عام ہے اس سے یہ دو خاص ہے۔

باب اباحۃ الارنب

خرگوش کھانا حلال ہے بالاتفاق

عمر بن ~~معلو~~ عاص۔ عکرمہ۔ ابن ابو لیلہ۔ خرگوش کھانا مکروہ ہے

باب اباحۃ ما یستعان بہ علی الاصطیاد

شکار کرنے اور دور کرنے میں جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ان سے مدد لینے کے جواز میں اور کنکری پھینکنے کی کراہت کے بیان

حدیث میں پتھر مار کر شکار کرنے سے منع کیا اسلئے کہ اس کے ذریعے شکار تو نہیں ہو سکتا لیکن آنکھ وغیرہ پھوٹ سکتی ہے۔

﴿ باب الامر باحسان الذبح والقتل وتحدید الشفرۃ ﴾

اچھے طریقے سے ذبح اور قتل کرنے اور چھری تیز کرنے کے حکم میں۔

اس باب میں یہ بتایا گیا کہ کسی کی جان لینے کا معاملہ ہو خواہ انسان ہو جیسے قصاص وغیرہ یا جانور ہو جیسے ذبح میں تو نرمی کرنے کا حکم ہے۔ جس سے اس کو زیادہ تکلیف نہ ہو یعنی چھری پہلے سے تیز کر کے رکھے۔

﴿ باب النہی عن صبر البہائم ﴾

جانور کو باندھ کر مارنے کی ممانعت کا بیان ہے

اس باب میں یہ بیان کیا کہ کسی جانور کو باندھ کر اس پر تیر اندازی کی مشق کرنا یہ ناجائز اور گناہ ہے۔

کتاب الاضاحی

اس میں 4 لغتیں ہیں:
① أُضحِیَّہ ② ضَحِیَّہ ③ اِضَاحِی ④ اَضحٰی

قربانی - مخصوص ایام میں مخصوص جانور کو بنیۃ تقرب ذبح کرنا۔

قربانی میں اختلاف -
امام اعظم - قربانی کا کرنا واجب ہے
ائمہ ثلاثہ - قربانی کرنا سنت ہے۔

ائمہ ثلاثہ کی دلیل - فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی مجھ پر فرض ہے تم پر نہیں

امام اعظم کی دلیل - فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ - امر وجوب کے لیے ہے۔

فی باب وقتہا ع

نماز عید کے بعد قربانی کرنا بالاتفاق جائز ہے۔
طلوع آفتاب سے پہلے کرنا بالاتفاق ناجائز ہے۔

طلوع آفتاب کے بعد اور نماز عید سے پہلے قربانی کرنے میں اختلاف ہے۔

امام شافعی - طلوع آفتاب کے بعد اور نماز عید کی مقدار وقت گزر جائے تو قربانی جائز ہے۔

امام مالک - جب تک خطبہ سے فارغ ہو کر امام خود نہ قربانی کرے۔

امام اعظم - ~~دیہات~~ دیہات میں طلوع فجر کے بعد اور شہر میں نماز عید کے بعد۔



امام شافعی — قربانی کے ایام 4 دن ہے (10-11-12-13)
احناف — قربانی کے ایام 3 دن ہے (10-11-12)

﴿ باب سن الاضحیۃ ﴾

قربانی کے جانوروں کی عمر کے بارے میں باب۔

بالاتفاق بھیڑ بکری دنبہ وغیرہ میں ایک سال سے کم عمر کا جانور ذبح کرنا جائز نہیں۔ البتہ فقط دنبہ میں اجازت ہے کہ وہ چھ ماہ کا بھی ذبح کیا جا سکتا ہے۔
لیکن تمام جانوروں میں ثنی ہونا ضروری ہے۔

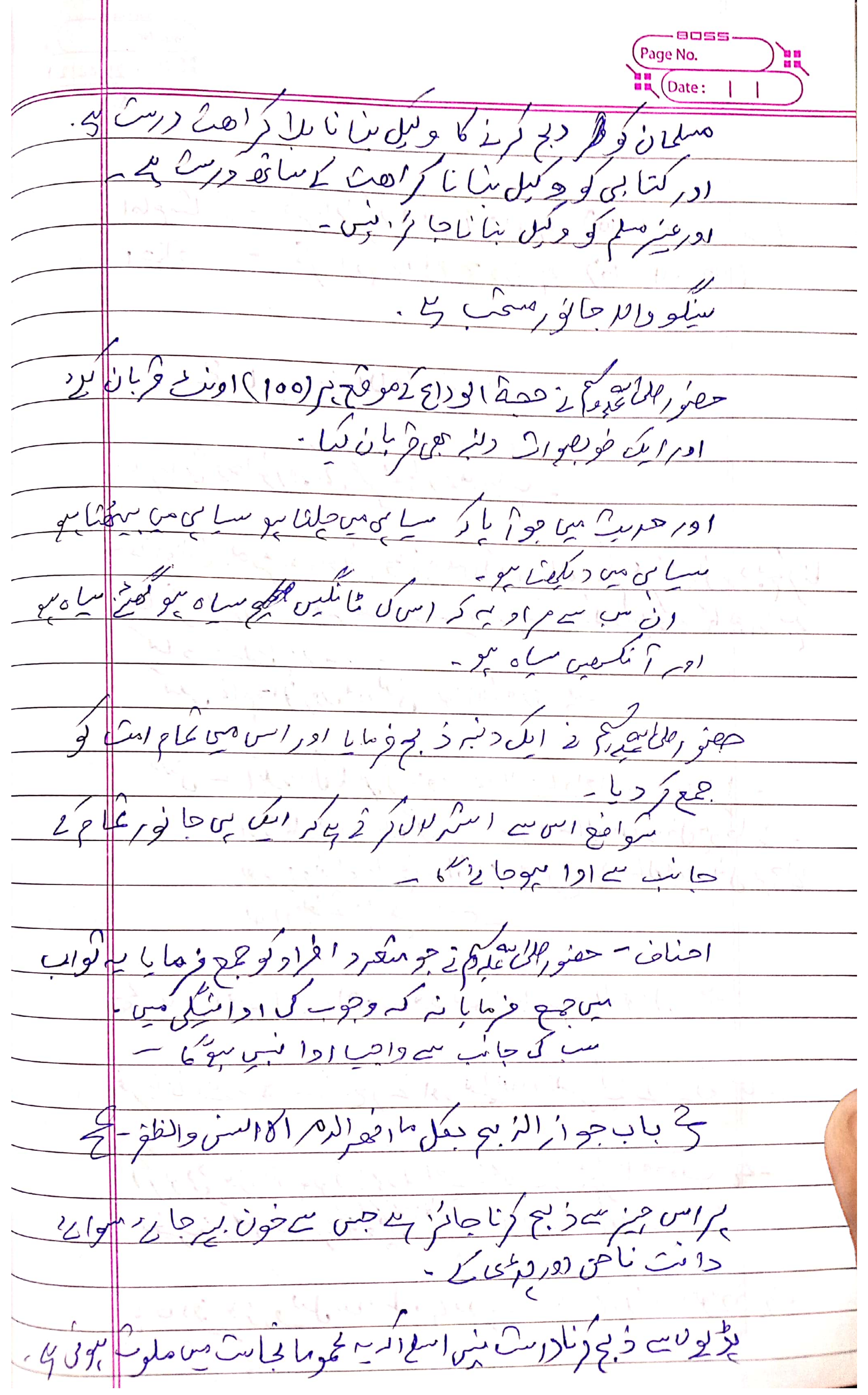
ثنی — ایک سال کا ہو کر دوسرے سال میں داخل ہو جائے بکرا۔
اور گائے دو سال کی ہو کر تیسرے سال میں داخل ہو جائے۔
اور اونٹ پانچ سال کا ہو کر چھٹے سال میں داخل ہو جائے۔
تو ان کو ثنی کہتے ہیں۔

﴿ باب استحباب الضحیۃ وذبحہا مباشرۃ بلا توکیل ﴾

قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے اور بسم اللہ و تکبیر کہنے کے بیان میں۔

اگر کوئی عذر نہ ہو تو قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا مستحب ہے۔
بغیر عذر کسی دوسرے کو (ذبح جانور) وکیل بنانا درست نہیں۔

ہاں بغیر عذر وکیل بنا سکتا ہے مگر وقتِ قربانی اس کا موجود ہونا مستحب ہے۔



مسلمان کو [illegible] ذبح کرنے کا وکیل بنانا بلا کراہت درست ہے۔
اور کتابی کو وکیل بنانا کراہت کے ساتھ درست ہے۔
اور غیر مسلم کو وکیل بنانا جائز نہیں۔

سینگو والا جانور مستحب ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر (۱۰۰) اونٹ قربان کیے
اور ایک خوبصورت دنبہ بھی قربان کیا۔

اور حدیث میں جو آیا کہ سیاہی میں چلتا ہو سیاہی میں بیٹھتا ہو
سیاہی میں دیکھتا ہو۔
ان سب سے مراد یہ کہ اس کی ٹانگیں [illegible] سیاہ ہو گھٹنے سیاہ ہو
اور آنکھیں سیاہ ہو۔

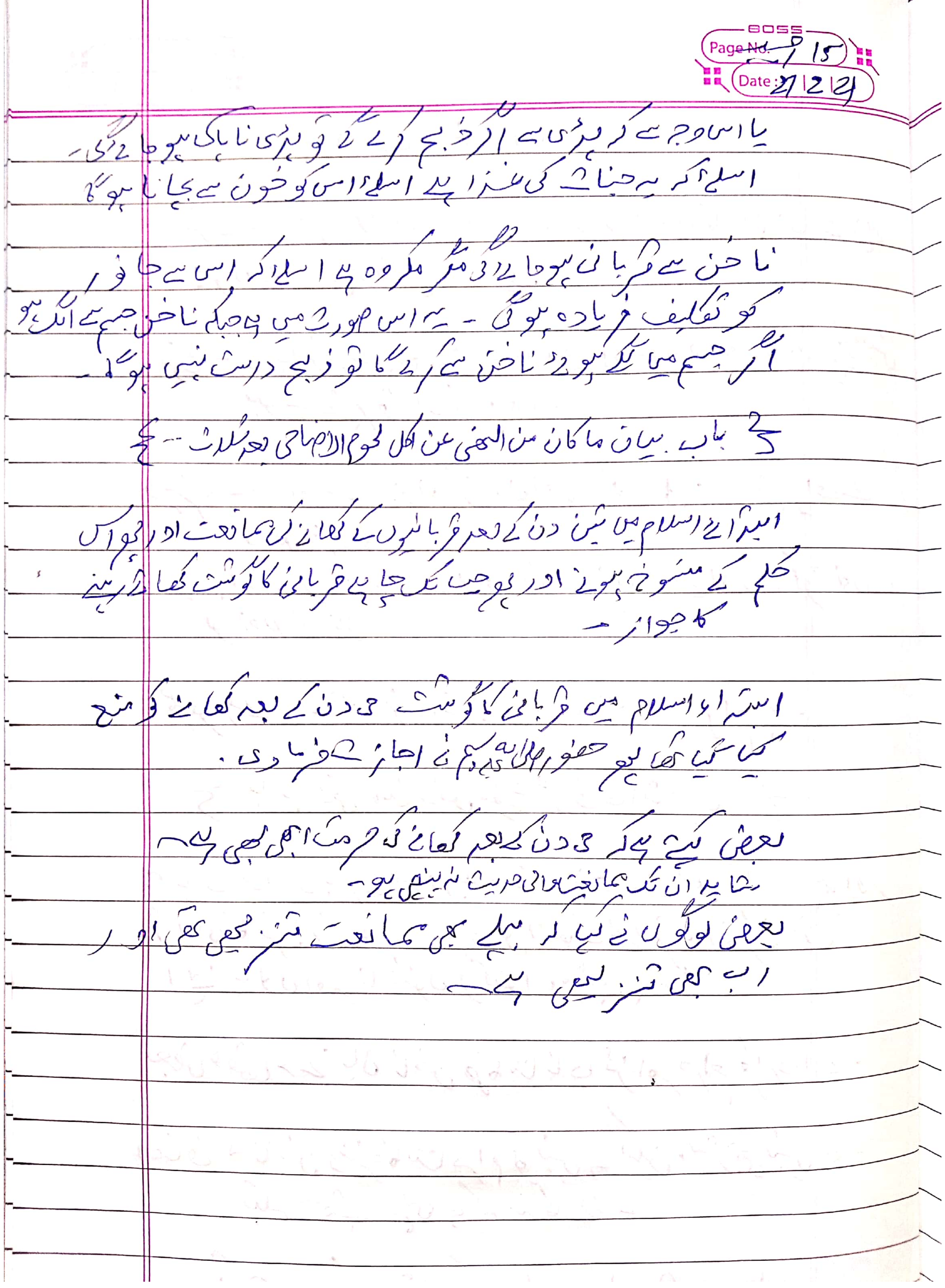
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دنبہ ذبح فرمایا اور اس میں تمام امت کو
جمع کر دیا۔
شوافع اس سے استدلال کرتے ہیں کہ ایک ہی جانور تمام کے
جانب سے ادا ہو جائے گا۔

احناف۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو متعدد افراد کو جمع فرمایا یہ ثواب
میں جمع فرمایا نہ کہ وجوب کی ادائیگی میں۔
سب کی جانب سے واجب ادا نہیں ہوگا۔

باب جواز الذبح بکل ما انھر الدم الا السن والظفر

ہر اس چیز سے ذبح کرنا جائز ہے جس سے خون بہہ جائے سوائے
دانت ناخن اور ہڈی کے۔

ہڈیوں سے ذبح کرنا درست نہیں اس لئے کہ یہ عموماً نجاست میں ملوث ہوتی ہے۔



یا اس وجہ سے کہ ہڈی سے اگر ذبح کرے گے تو ہڈی ناپاک ہو جائے گی۔
اسلئے اگر یہ جنات کی غذا ہے اسلئے اس کو خون سے بچانا ہوگا

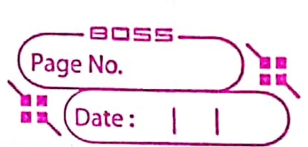
ناخن سے قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہے اسلئے کہ اس سے جانور
کو تکلیف زیادہ ہوگی۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ ناخن جسم سے الگ ہو
اگر جسم میں لگے ہوئے ناخن سے کرے گا تو ذبح درست نہیں ہوگا۔

باب بیان ما کان من النھی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث

ابتدائے اسلام میں تین دن کے بعد قربانیوں کے کھانے کی ممانعت اور پھر اس
حکم کے منسوخ ہونے اور جب تک چاہے قربانی کا گوشت کھاتے رہنے
کا جواز۔

ابتداء اسلام میں قربانی کا گوشت 3 دن کے بعد کھانے کو منع
کیا گیا تھا بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت فرما دی۔

بعض کہتے ہیں کہ 3 دن کے بعد کھانے کی حرمت ابھی بھی ہے
شاید ان تک ممانعت والی حدیث نہ پہنچی ہو۔
بعض لوگوں نے کہا کہ پہلے بھی ممانعت تنزیہی تھی اور
اب بھی تنزیہی ہے



باب الفرع والعتیرة

فرع اور عتیرہ زمانہ جاہلیت کے دو ذبیحوں کا نام تھا جو اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔

فرع - وہ جانور جیسے اونٹ کا مالک اونٹوں کی تعداد حسب خواہش ہو جائے پر قربان کرتا تھا۔

عتیرہ - وہ اونٹ جو اونٹوں کی تعداد کو مکمل ہو جانے پر اونٹ والا ذبح کرتا تھا۔
ان دونوں جانوروں کو وہ نہ خود کھاتے تھے اور نہ گھر والوں کو کھلاتے تھے۔

جمہور علماء :- دونوں ذبیحے ناجائز اور حرام ہے۔

باب نہی من دخل علیہ عشر ذی الحجہ

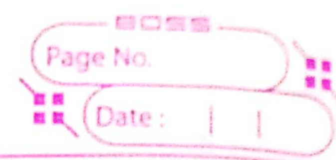
یہ باب ہے اس بارے میں کہ جب ذی الحجۃ کی پہلی تاریخ ہو اور آدمی کا قربانی کا ارادہ ہو تو اس کے لیے قربانی کرنے تک اپنے بالوں اور ناخنوں کو کٹوانا منع ہے۔

بعض فقہاء نے بال ناخن وغیرہ کاٹنا ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔

احناف :- ناخن وغیرہ کاٹنا حرام تو نہیں ہے لیکن بہتر بھی نہیں ہے بلکہ مستحب یہی ہے کہ نہ کاٹے۔

حکمت یہ ہے کہ حجاج کے ساتھ مشابہت ہو جائے۔

Scanned with CamScanner



باب تحریم الذبح لغیر اللہ ولعن فاعلہ

غیر اللہ کی تعظیم کے لئے جانور ذبح کرنا حرام ہے اور اس طرح کرنے والے پر لعنت ہے

حدیث میں روافض اور شیعہ کا رد ہے کہ یہ کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو خلافت کی وصیت کی تھی۔

یہاں حضرت علی نے خود اس بات کا انکار کیا۔

والدین کو لعنت کرنے کا معنی یہ ہے کہ انسان دوسرے انسان کے والدین کو برا بھلا کہے اور لعنت کرے تو جواب میں وہ اس کے والدین پر لعنت کرے گا تو گویا خود اپنے والدین پر لعنت کا سبب بنا۔

غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے۔

زمین کے نشان چوری کا مطلب:
راستے میں جو منزل کی تعین کے لئے نشانات لگائے جاتے ہیں اسی کو بدل دینا۔
یہ بھی ملعون ہے۔